Allama Iqbal Open University AIOU B.Ed solved assignments no 1 Autumn 2025 Code 6475 Islamic studies III

سوال نمبر *1*: دینِ اسلام کا تعارف کراتے ہوئے اسلام اور ایمان کے معنی پر نوٹ لکھیں۔

دینِ اسلام کا جامع تعارف

دینِ اسلام اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ آخری اور مکمل دین ہے جو انسانیت کے لیے سراپا رحمت اور ہدایت کا ذریعہ ہے۔ اسلام صرف عبادات یا مذہبی رسومات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک ایسا ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی انفرادی، خاندانی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، اور اخلاقی زندگی کے تمام پہلوؤں کی راہنمائی کرتا ہے۔ یہ وہ دین ہے جو ہر زمانے، ہر قوم، اور ہر معاشرے کے لیے یکساں طور پر قابلِ عمل ہے۔ اسلام کی ابتدا اس وقت ہوئی جب انسان کو اس کی تخلیق کے مقصد یعنی اللہ کی عبادت سے آگاہ کیا گیا۔ اگرچہ اسلام کا باضابطہ اظہار

حضرت محمد ﷺ پر وحی کے ذریعے ہوا، لیکن اس کا پیغام حضرت آدم علیہ السلام سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ اس طرح اسلام تمام انبیاء کرام کے پیغام کا تسلسل ہے، اور قرآن مجید اس تسلسل کا آخری اور کامل ترین اظہار ہے۔

اسلام کا مقصد انسان کو بندگیٔ الٰہی کے اصل مفہوم سے روشناس کرانا ہے۔ یہ دین انسان کو یہ سکھاتا ہے کہ وہ اپنی خواہشات، جذبات، اور فیصلوں کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کر دے۔ اسلام کے پیغام کی بنیاد تین بنیادی عقائد پر ہے: توحید، رسالت، اور آخرت۔ یہ تین ستون اسلام کے روحانی، اخلاقی، اور فکری نظام کو قائم رکھتے ہیں۔ توحید انسان کو غلامی سے نجات دیتی ہے، رسالت اسے راہِ حق دکھاتی ہے، اور آخرت پر ایمان اسے جواب دہی کا احساس دلاتا ہے۔

اسلام صرف اللہ کی عبادت پر زور نہیں دیتا بلکہ عدل، مساوات، بھائی چارہ، اور رحم دلی کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسْلامُ"

(ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔ – سورۃ آل عمران، آیت

(19

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف اسلام کو ہی اپنی خوشنودی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

اسلام انسان کو مادی اور روحانی دونوں پہلوؤں میں توازن سکھاتا ہے۔ اسلام یہ نہیں چاہتا کہ انسان دنیا کو ترک کر دے بلکہ یہ سکھاتا ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کے لیے تیاری کرے۔ اسلام میں کوئی طبقاتی یا نسلی تفریق نہیں، بلکہ تمام انسان برابر ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے خطبۂ حجتہ الوداع میں فرمایا:

"کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے۔"

یہ اعلان دراصل مساواتِ انسانی کی بنیاد ہے جسے اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔

اسلام کے معنی اور مفہوم

لفظ "اسلام" عربی لفظ **"سَلِمَ"** سے مشتق ہے، جس کے معنی ہیں "سلامتی، امن، اطاعت، اور تسلیمِ کامل"۔ لغوی اعتبار سے اسلام کا مطلب ہے اللہ کے حکم کے

سامنے سرِ تسلیم خم کرنا اور اپنی زندگی کو اللہ کی رضا کے مطابق ڈھال لینا۔

اصطلاحی طور پر اسلام اس طرزِ زندگی کا نام ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت، نبی ﷺ کی پیروی، اور قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کا حکم دیتا ہے۔

اسلام دراصل "سلامتی" کا دین ہے، جو انسان کو گناہوں، شرک، جہالت، اور ظلم سے نجات دے کر روحانی امن عطا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ "اسلام" کے لفظ میں "سلام" یعنی امن اور سلامتی پوشیدہ ہے۔

اسلام کا پیغام جامع اور ہمہ گیر ہے۔ یہ صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ انسانی زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ مثلاً:

- عبادات کے ذریعے روحانی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔

- اخلاقیات کے ذریعے معاشرتی ہم آہنگی قائم ہوتی ہے۔

- معیشت کے اصول عدل و مساوات پر مبنی ہیں۔

- سیاست میں عدل، امانت، اور مشاورت کی تعلیم دی گئی ہے۔

اسلام کا بنیادی مقصد انسان کو بندگیٔ الٰہی کے ذریعے کامیاب زندگی عطا کرنا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ"

(ترجمہ: اور میں نے جنّ و انس کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ – سورۃ الذاریات، آیت 56)

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ انسان کی تخلیق کا مقصد صرف اللہ کی بندگی ہے، اور یہی بندگی اسلام کی اصل روح ہے۔

ایمان کے معنی اور مفہوم

لفظ "ایمان" عربی کے لفظ **"آمَنَ"** سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں "تصدیق کرنا، دل سے یقین رکھنا، اور اعتماد کرنا"۔

لغوی معنی میں ایمان کا مطلب ہے "امن پانا یا دینا"، اور اصطلاحی طور پر ایمان اس یقینِ کامل کا نام ہے جو دل میں راسخ ہو اور اس کا اظہار زبان سے اقرار اور عمل سے ثبوت کے طور پر ہو۔

ایمان کے چھ بنیادی ارکان ہیں جنہیں **ارکانِ ایمان** کہا جاتا ہے:

1. اللہ تعالیٰ پر ایمان

2. اس کے فرشتوں پر ایمان

3. اس کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان

4. اس کے تمام رسولوں پر ایمان

5. قیامت کے دن پر ایمان

6. تقدیر کے خیر و شر پر ایمان

نبی اکرم ﷺ نے ایک مشہور حدیث میں ارکانِ ایمان کو واضح فرمایا:

جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پوچھا "ایمان کیا ہے؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر، اور تقدیر کے خیر و شر پر ایمان لاؤ۔"

(صحیح مسلم)

ایمان کا تعلق دل کی گہرائیوں سے ہوتا ہے۔ ایک شخص جب ایمان لاتا ہے تو وہ ظاہری طور پر نہیں بلکہ باطنی طور پر بھی تسلیم کرتا ہے کہ اللہ ہی اس کا خالق و مالک ہے۔ ایمان صرف زبانی اقرار نہیں بلکہ دل کے یقین اور عمل سے ظاہر ہونے والی کیفیت ہے۔

اسلام اور ایمان میں فرق

اسلام اور ایمان دونوں ایک دوسرے سے قریبی تعلق رکھتے ہیں مگر ان کے

مفہوم میں باریک فرق ہے۔ اسلام ظاہری اطاعت کا نام ہے جبکہ ایمان باطنی یقین اور تسلیم کا۔

اسلام اعمالِ ظاہری سے ظاہر ہوتا ہے مثلاً نماز، روزہ، زکوۃ، اور حج، جب کہ ایمان انسان کے دل میں یقینِ کامل پیدا کرتا ہے جو ان اعمال کو روح بخشتا ہے۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا، قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ"

(ترجمہ: دیہاتیوں نے کہا ہم ایمان لائے، کہہ دو تم ایمان نہیں لائے بلکہ یہ کہو ہم اسلام لائے، اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ – سورۃ الحجرات، آیت *14*)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اسلام اور ایمان کے درمیان درجہ کا فرق ہے۔ اسلام ایمان کی طرف پہلا قدم ہے اور ایمان اسلام کی تکمیل ہے۔ اسلام کے بغیر ایمان کا اظہار ممکن نہیں اور ایمان کے بغیر اسلام بے روح رہتا ہے۔

اسلام اور ایمان کا باہمی تعلق

اسلام اور ایمان ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ اسلام انسان کے ظاہر کو درست کرتا ہے جبکہ ایمان اس کے باطن کو پاک کرتا ہے۔ ایک مسلمان اس وقت کامل کہلاتا ہے جب اس کے ظاہری اعمال اور باطنی عقائد دونوں اللہ کی رضا کے مطابق ہوں۔

ایمان کے بغیر اسلام ایک خالی ڈھانچہ ہے، اور اسلام کے بغیر ایمان ایک ناقابلِ عمل عقیدہ۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"لا یؤمن أحدکم حتی یحب لأخیه ما یحب لنفسه"

(ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ – بخاری و مسلم)

یہ حدیث ایمان کے عملی پہلو کو واضح کرتی ہے۔ ایمان صرف عقیدہ نہیں بلکہ ایک طرزِ عمل ہے جو دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک، انصاف، اور محبت پر مبنی ہے۔

اسلام اور ایمان کی عملی مثالیں

اگر ایک شخص نماز پڑھتا ہے تو یہ اس کا اسلام ہے، لیکن جب وہ یہ نماز خالص اللہ کی رضا کے لیے پڑھتا ہے تو یہ اس کا ایمان ہے۔

اسی طرح روزہ رکھنا اسلام کی علامت ہے، لیکن روزے کے دوران صبر، تقویٰ، اور ضبطِ نفس ایمان کی علامت ہیں۔

زکوۃ دینا اسلام کا عمل ہے، مگر اسے خلوصِ نیت سے دینا ایمان کی دلیل ہے۔

ایمان اور اسلام کا اخلاقی اثر

اسلام اور ایمان دونوں انسان کی اخلاقی زندگی میں انقلاب برپا کرتے ہیں۔ ایمان انسان کے اندر خوفِ خدا اور جواب دہی کا احساس پیدا کرتا ہے جبکہ اسلام اس احساس کو عملی زندگی میں ظاہر کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

ایک سچا مسلمان وہی ہے جس کے قول و فعل میں مطابقت ہو، جو اپنے ایمان کو اپنے عمل سے ثابت کرے۔ یہی ایمان اور اسلام کی کامل شکل ہے۔

نتیجہ

اسلام اور ایمان دینِ حق کے دو لازمی اجزاء ہیں۔ اسلام ظاہری فرائض کی

ادائیگی کا نام ہے جبکہ ایمان دل کے یقین اور روحانی تسلیم کا۔ ان دونوں کے بغیر انسان کا دین ادھورا ہے۔

اسلام انسان کو ظاہری امن عطا کرتا ہے جبکہ ایمان اس کے باطن کو سکون بخشتا ہے۔

اسلام اور ایمان کا مقصد انسان کو اللہ کے قریب کرنا، ظلم سے نجات دلانا، اور انسانیت کے درمیان محبت و انصاف کو فروغ دینا ہے۔

ایک کامل مومن وہی ہے جو اسلام اور ایمان دونوں کے تقاضوں کو پورا کرے، اپنی زندگی اللہ کے احکامات کے مطابق گزارے، اور اپنے اخلاق و کردار سے دنیا میں امن و عدل کا پیغام پھیلائے۔ یہی اسلام اور ایمان کی اصل روح ہے — کہ انسان اپنی خواہشات کو اللہ کی رضا کے تابع کرے اور پوری انسانیت کے لیے رحمت بن جائے۔

سوال نمبر 2: توحید کا تعارف کراتے ہوئے اس کی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

توحید کا تعارف

توحید اسلام کی بنیاد اور سب سے بنیادی عقیدہ ہے۔ لفظ "توحید" عربی کے لفظ **وَحَّدَ یُوَحِّدُ** سے نکلا ہے، جس کے معنی ہیں "ایک ماننا، وحدانیت کا اقرار کرنا"۔ اسلامی اصطلاح میں توحید کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، افعال اور

عبادت میں اسے یکتا اور بے مثال ماننا۔ یعنی انسان یہ یقین رکھے کہ کائنات کا خالق، مالک، رازق، اور حاکم صرف ایک اللہ ہے، جس کا کوئی شریک، ہمسر، یا مددگار نہیں۔

توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ زبان سے کہا جائے کہ "اللہ ایک ہے"، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان دل سے یقین رکھے، عمل سے اس کا اظہار کرے، اور زندگی کے ہر پہلو میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم کرے۔ قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر توحید کی تعلیم دی گئی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنی وحدانیت کا اعلان فرمایا:

"قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، اللَّهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ"

(ترجمہ: کہہ دو، وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔ – سورۃ الاخلاص)

یہ سورۃ توحید کا جامع بیان ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں تمام شبہات کو ختم کر دیا گیا ہے۔

توحید کی اقسام

اسلامی عقیدہ کے مطابق توحید کو تین بنیادی حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ اس کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھا جا سکے:

1. **توحیدِ ربوبیت**

اس کا مطلب ہے کہ انسان اس بات کا اقرار کرے کہ اللہ تعالیٰ ہی کائنات کا خالق، مالک، رازق، اور نظامِ قدرت کا چلانے والا ہے۔ تمام مخلوقات اسی کے حکم سے وجود میں آتی ہیں اور اسی کی مرضی سے چلتی ہیں۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ"

(ترجمہ: سن لو! اسی کے لیے ہے پیدا کرنا اور حکم دینا۔ – سورۃ الاعراف، آیت 54)

یعنی کائنات میں تخلیق اور حکم دونوں صرف اللہ کے اختیار میں ہیں۔

2. **توحیدِ الوہیت**

توحید الوہیت کا مطلب ہے کہ انسان اپنی عبادت، دعا، قربانی، نذر،

خوف، اور امید صرف اللہ کے لیے خاص کرے۔ کوئی بھی عبادت، چاہے وہ نماز ہو، روزہ ہو، یا دعا، کسی اور کے لیے نہیں بلکہ صرف اللہ کے لیے ہونی چاہیے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

"إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ"

(ترجمہ: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

– سورۃ الفاتحہ، آیت 5)

یہ آیت توحید الوہیت کی اصل روح کو بیان کرتی ہے۔

3. توحیدِ اسماء و صفات

اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام ناموں اور صفات کو اسی طرح تسلیم کیا جائے جیسے قرآن اور سنت میں بیان ہوئے ہیں۔ ان صفات میں کسی مخلوق کو شریک نہ ٹھہرایا جائے اور نہ ہی ان کی تاویل کی جائے۔ مثلاً اللہ "الرحمن" ہے، "الرحیم" ہے، "القدیر" ہے، "العلیم" ہے — یہ صفات صرف اسی کے لیے مخصوص ہیں۔

توحید کی اہمیت

توحید اسلام کا پہلا اور سب سے بنیادی رکن ہے۔ اسلام کی عمارت جس بنیاد پر قائم ہے وہ توحید ہے۔ اگر اس بنیاد میں کمزوری آ جائے تو پورا نظامِ عقیدہ منہدم ہو جاتا ہے۔ اس کی اہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہوتی ہے:

1. **اسلام کی بنیاد**

توحید وہ عقیدہ ہے جس پر ایمان کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ بغیر توحید کے ایمان کا کوئی وجود نہیں۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت کا سب سے پہلا پیغام یہی تھا:

"قُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ تُفْلِحُوا"

(ترجمہ: کہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کامیاب ہو جاؤ گے۔)

یہ کلمۂ توحید ایمان اور نجات کی کنجی ہے۔

2. **توحید انسان کو غلامی سے نجات دیتی ہے**

توحید انسان کو ہر قسم کی غلامی سے آزاد کرتی ہے۔ جب انسان یہ مان لیتا ہے کہ صرف اللہ ہی خالق اور مالک ہے تو وہ کسی انسان، طاقت، یا

مادی چیز کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بادشاہوں، پجاریوں، اور بتوں کی عبادت کے نظام کو ختم کیا۔

3. توحید سے انسان کو روحانی سکون حاصل ہوتا ہے

جب انسان سمجھ لیتا ہے کہ اس کی زندگی، موت، رزق، اور قسمت سب اللہ کے ہاتھ میں ہیں تو وہ مایوسی، حسد، اور لالچ سے آزاد ہو جاتا ہے۔

قرآن کہتا ہے:

"أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ"

(ترجمہ: جان لو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ – سورۃ الرعد، آیت 28)

4. توحید سے عدل اور مساوات قائم ہوتی ہے

توحید کا عقیدہ معاشرے میں عدل و مساوات کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ جب تمام لوگ ایک خدا کے بندے ہوتے ہیں تو کسی کو دوسرے پر برتری حاصل نہیں رہتی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"کسی عربی کو عجمی پر، اور کسی گورے کو کالے پر فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔"

یہ مساوات صرف توحید کی تعلیم سے ممکن ہے۔

5. توحید شرک کے مقابل ایک مضبوط قلعہ ہے

توحید انسان کو شرک، بدعت، اور خرافات سے بچاتی ہے۔ شرک سب سے بڑا گناہ ہے جس کی معافی اللہ تعالیٰ نہیں دیتا۔ قرآن میں فرمایا گیا:

"إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ، وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ"

(ترجمہ: بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے، اس کے علاوہ جسے چاہے بخش دے۔ – سورۃ النساء، آیت 48)

6. توحید اخلاقی تربیت کی بنیاد ہے

توحید انسان کے اخلاق کو سنوارتی ہے۔ جب بندہ یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے تو وہ جھوٹ، فریب، ظلم، اور دھوکہ سے بچتا

ہے۔ اس کا کردار مضبوط ہوتا ہے، وہ نیک اعمال کی طرف مائل ہوتا ہے، اور دوسروں کے ساتھ انصاف کرتا ہے۔

7. توحید دعوتِ انبیاء کا مرکز رہی

تمام انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا بنیادی نکتہ توحید ہی تھا۔ حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، اور آخر میں حضرت محمد ﷺ نے لوگوں کو صرف ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلایا۔

قرآن میں فرمایا گیا:

"وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ"

(ترجمہ: اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔ – سورۃ النحل، آیت 36)

8. توحید انسان کو مقصدِ حیات عطا کرتی ہے

توحید انسان کو یہ سمجھاتی ہے کہ اس کی زندگی کا مقصد اللہ کی عبادت

اور بندگی ہے، نہ کہ دنیاوی لذتوں کا حصول۔ جب انسان یہ جان لیتا ہے کہ وہ ایک مقصد کے تحت پیدا ہوا ہے تو وہ اپنی زندگی کو صحیح سمت میں گزارنے لگتا ہے۔

9. توحید آخرت میں نجات کی ضمانت ہے

جو شخص خلوصِ دل سے توحید پر ایمان رکھتا ہے اور شرک سے بچتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں نجات عطا فرماتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"من مات وهو يعلم أنه لا إله إلا الله دخل الجنة"

(ترجمہ: جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ جانتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ – صحیح مسلم)

10. توحید امتِ مسلمہ کے اتحاد کی بنیاد ہے

توحید مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور بھائی چارے کو فروغ دیتی ہے۔ جب سب کا معبود ایک، کتاب ایک، اور نبی ایک ہے تو تمام مسلمان ایک

امت بن جاتے ہیں۔ یہی وحدت امت کی طاقت ہے۔

توحید کے عملی تقاضے

توحید محض نظری عقیدہ نہیں بلکہ ایک عملی نظامِ حیات ہے۔ اس کے کچھ اہم تقاضے درج ذیل ہیں:

- عبادت صرف اللہ کے لیے ہو۔
- مدد صرف اسی سے طلب کی جائے۔
- فیصلے قرآن و سنت کی روشنی میں کیے جائیں۔
- انسان اپنی خواہشات کو اللہ کے حکم کے تابع کرے۔

- کسی بھی معاملے میں اللہ کے سوا کسی سے خوف یا امید نہ رکھی جائے۔

نتیجہ

توحید اسلام کی روح اور بنیاد ہے۔ یہ انسان کے ایمان، اخلاق، اور کردار کا محور ہے۔ توحید کے بغیر کوئی عبادت، نیکی، یا عمل قابلِ قبول نہیں۔ یہ عقیدہ انسان کو آزادی، عدل، مساوات، اور امن کی راہ دکھاتا ہے۔

توحید انسان کو مخلوق کی بندگی سے نکال کر خالق کی بندگی میں لاتی ہے۔ یہی وہ پیغام ہے جسے تمام انبیاء نے پہنچایا اور جس پر ایمان لانا انسان کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

لہٰذا ایک مومن کی ذمہ داری ہے کہ وہ توحید پر خلوصِ دل سے ایمان لائے، شرک سے اجتناب کرے، اور اپنی پوری زندگی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بسر کرے — یہی ایمان کی تکمیل اور فلاحِ ابدی کا راستہ ہے۔

سوال نمبر 3: عقیدہ رسالت کے بنیادی نکات پر نوٹ لکھیں

عقیدہ رسالت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک اہم اور لازمی عقیدہ ہے۔

اسلام کی بنیاد تین اہم عقائد پر قائم ہے: توحید، رسالت، اور آخرت۔ ان میں سے

عقیدہ رسالت وہ عقیدہ ہے جو انسان کو اللہ کے پیغام سے جوڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے ہر دور میں انبیاء و رسل بھیجے تاکہ وہ انسانوں کو حق و باطل، نیکی و بدی، اور صحیح و غلط کی پہچان کرا سکیں۔ قرآنِ مجید میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ "ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا" (النحل: 36)، یعنی ہر قوم اور ہر زمانے میں اللہ نے اپنے پیغام کے پہنچانے کے لیے ایک نبی یا رسول مبعوث فرمایا۔

عقیدہ رسالت کا مطلب یہ ہے کہ انسان یہ ایمان رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لیے انبیاء کرام کو منتخب کیا، جو اس کے احکام اور پیغام کو انسانوں تک پہنچاتے ہیں۔ انبیاء اور رسل کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ انسانوں کو اللہ کی عبادت، عدل و انصاف، نیکی اور تقویٰ کی تعلیم دیں۔ اس عقیدہ کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا کیونکہ توحید پر ایمان لانے کے بعد، بندے کے لیے لازم ہے کہ وہ ان ہدایات پر بھی ایمان لائے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کے ذریعے نازل فرمائیں۔

اسلامی عقیدہ کے مطابق، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ پر نبوت کا سلسلہ مکمل ہوا اور قرآنِ پاک آخری آسمانی کتاب ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں" (الاحزاب: *40*)۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ اسی عقیدہ کو **ختمِ نبوت** کہا جاتا ہے، جو ایمان کا ایک لازمی جزو ہے۔

عقیدہ رسالت کے کچھ بنیادی نکات درج ذیل ہیں:

1. **تمام انبیاء پر ایمان:**

ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ تمام انبیاء و رسل پر ایمان لائے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "ہم انبیاء میں کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے" (البقرہ: *285*)۔ اس کا مطلب ہے کہ مسلمان حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک تمام نبیوں پر ایمان رکھے۔

2. رسالت کا مقصد:

انبیاء کرام کا مقصد انسانوں کو ہدایت دینا، انہیں گمراہی سے نکال کر حق کی طرف لانا، اور ان کے اخلاق و کردار کو سنوارنا تھا۔ ہر نبی نے اپنے زمانے اور قوم کی ضرورت کے مطابق اللہ کا پیغام پہنچایا۔

3. وحی کی حقیقت:

انبیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کے ذریعے پیغام ملتا تھا۔ یہ وحی کبھی خواب کی صورت میں، کبھی فرشتے کے ذریعے، اور کبھی براہِ راست الہام کی صورت میں ہوتی۔ وحی کے بغیر نبی کا پیغام مکمل نہیں ہوتا۔

4. رسول اور نبی میں فرق:

نبی وہ ہوتا ہے جو پچھلے رسول کی شریعت پر عمل کرتا ہے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی دعوت دیتا ہے، جبکہ رسول وہ ہوتا ہے جس پر اللہ نئی شریعت نازل فرماتا ہے۔ مثال کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ

السلام رسول تھے کیونکہ ان پر تورات نازل ہوئی، جبکہ حضرت یوشع علیہ السلام نبی تھے کیونکہ وہ تورات کی تعلیم پر عمل کرواتے تھے۔

5. **خاتم النبیین پر ایمان:**

حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانا اور انہیں آخری نبی ماننا ایمان کا لازمی جزو ہے۔ جو شخص ختمِ نبوت کا انکار کرے، وہ اسلام کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے۔

6. **انبیاء کی عصمت (معصومیت):**

انبیاء کرام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ وہ اللہ کی حفاظت میں رہتے ہیں اور ان سے کوئی ایسا عمل سرزد نہیں ہوتا جو ان کی نبوت کے وقار کے خلاف ہو۔

7. **معجزات کا ظہور:**

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو معجزات عطا فرمائے تاکہ وہ لوگوں کے

سامنے اپنی سچائی ثابت کر سکیں۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا، اور حضرت محمد ﷺ کا قرآنِ مجید جیسا عظیم معجزہ۔

8. سنت پر عمل:

چونکہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں، اس لیے ان کی سنت پر عمل کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "جو رسول کی اطاعت کرتا ہے، وہ دراصل اللہ کی اطاعت کرتا ہے" *(النساء: 80)*۔

9. نبوت کا تسلسل اور وحدتِ رسالت:

تمام انبیاء کا پیغام ایک ہی تھا یعنی "لا الٰہ الا اللہ"۔ اسلام میں نبوت کا تسلسل اور اتحاد اس بات کی دلیل ہے کہ دینِ اسلام تمام سابقہ ادیان کا مکمل اور آخری ورژن ہے۔

10. رسالت کا عملی پہلو:

نبیوں نے اپنی زندگی میں اللہ کے پیغام کو نہ صرف بیان کیا بلکہ اس پر خود بھی عمل کر کے دکھایا۔ وہ انسانیت کے لیے عملی نمونہ تھے۔ نبی ﷺ کی سیرت اس لحاظ سے کامل نمونہ ہے کہ آپ نے عبادت، اخلاق، سیاست، تجارت، عدل، اور معاشرت کے تمام پہلوؤں میں بہترین رہنمائی فراہم کی۔

عقیدہ رسالت کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ یہ ایمان کی تکمیل کرتا ہے، انسان کو اللہ کی ہدایت سے جوڑتا ہے، اور اسے اچھے اخلاق و کردار کی تعلیم دیتا ہے۔ نبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیے بغیر اسلام مکمل نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور سنت مسلمانوں کے لیے نہ صرف روحانی رہنمائی کا ذریعہ ہے بلکہ دنیاوی کامیابی کا راستہ بھی ہے۔

اسلامی عقیدہ کے مطابق، نبیوں پر ایمان لانے سے انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط ہوتا ہے۔ یہ ایمان انسان کو اخلاقی و روحانی طور پر بلند کرتا ہے اور

اسے انسانیت کی خدمت، عدل، اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ نبیوں کے پیغام کا مقصد انسانوں کے درمیان محبت، انصاف، اور اتحاد قائم کرنا تھا، اور یہی پیغام آج بھی امتِ مسلمہ کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

خلاصہ:

عقیدہ رسالت اسلام کی اساس ہے۔ اس کے بغیر کوئی شخص حقیقی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ یہ عقیدہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو کبھی بے راہ نہیں چھوڑا بلکہ ہمیشہ ہدایت کے لیے اپنے نبی بھیجے۔ انبیاء کی تعلیمات پر عمل کر کے ہی دنیا میں امن، عدل، اور انصاف قائم کیا جا سکتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی سیرت پر عمل ہی حقیقی ایمان کی علامت ہے۔

سوال نمبر *4*: عقیدہ آخرت کا مفہوم واضح کرتے ہوئے آخرت کی اہمیت پر نوٹ لکھیں

اسلامی عقائد میں **عقیدہ آخرت** بنیادی اور مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ایمان کے ان چھ ارکان میں سے ایک ہے جن پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔ ایمانِ آخرت کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس بات پر پختہ یقین رکھے کہ اس دنیا کی زندگی عارضی ہے، اور موت کے بعد ایک ابدی زندگی ہے جہاں ہر انسان کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ اس عقیدہ کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا، کیونکہ یہی عقیدہ انسان کو نیکی، عدل، اور تقویٰ کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔

عقیدہ آخرت کا مفہوم:

آخرت عربی لفظ "اَخَرَ" سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں "بعد میں آنے والی چیز" یا "پچھلی زندگی"۔ عقیدہ آخرت سے مراد وہ ایمان ہے جس کے مطابق انسان یہ یقین رکھے کہ دنیا کی زندگی ختم ہونے کے بعد ایک اور زندگی شروع ہوگی، جس میں انسان اپنے دنیاوی اعمال کا بدلہ پائے گا۔ قرآنِ مجید میں بار بار آخرت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اور یقیناً آخرت ہی اصل زندگی ہے، اگر وہ لوگ جانتے" (العنکبوت: 64)۔

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ دنیا فانی ہے جبکہ آخرت کی زندگی دائمی اور حقیقی ہے۔

اسلام میں عقیدہ آخرت کی بنیاد:

اسلام کے مطابق، اللہ تعالیٰ نے انسان کو آزمانے کے لیے دنیا میں پیدا کیا ہے۔ دنیا انسان کے لیے امتحان گاہ ہے جہاں وہ اپنی زندگی کے اعمال کے ذریعے جنت یا دوزخ کا مستحق بنتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"جس نے ذرہ برابر نیکی کی، وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی، وہ اسے دیکھ لے گا" (الزلزال: 7-8)۔

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ آخرت میں عدل کامل ہوگا اور کوئی بھی عمل ضائع نہیں جائے گا۔

عقیدہ آخرت کے اہم اجزاء:

آخرت کا عقیدہ کئی مراحل پر مشتمل ہے جن میں موت، قبر، قیامت، حشر و نشر، حساب و کتاب، میزان، صراط، جنت اور دوزخ شامل ہیں۔

1. موت:

موت زندگی کا اختتام نہیں بلکہ ایک مرحلہ ہے جو انسان کو دنیا سے آخرت کی طرف منتقل کرتا ہے۔ قرآن میں فرمایا گیا: "ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے" (آلِ عمران: 185)۔

2. قبر اور برزخ:

موت کے بعد انسان قبر میں داخل ہوتا ہے جہاں برزخ کی زندگی شروع ہوتی ہے۔ یہاں نیک روحوں کو سکون اور بدروحوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔"

3. قیامت کا دن:

قیامت وہ دن ہے جب پوری کائنات فنا ہو جائے گی اور تمام انسان دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ قرآن میں فرمایا گیا: "جس دن زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا اور آسمانوں کو بھی، اور لوگ اللہ واحد و قہار کے

سامنے حاضر ہوں گے" (ابراہیم: 48)۔

4. حساب و کتاب:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر انسان سے اس کے اعمال کا حساب لے گا۔ اعمال کے نامے پیش کیے جائیں گے، اور نیک لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے جبکہ بدکار لوگ شرمندہ ہوں گے۔

5. میزان (ترازو):

نیک اور بد اعمال کو ایک ترازو میں تولا جائے گا۔ جن کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے وہ کامیاب، اور جن کے برے اعمال زیادہ ہوں گے وہ ناکام ہوں گے۔

6. صراط:

یہ ایک پل ہے جو جہنم کے اوپر ہوگا۔ سب کو اس پر سے گزرنا ہوگا۔ جو نیک اعمال والے ہوں گے وہ آسانی سے گزر جائیں گے جبکہ بدکار جہنم

میں گر جائیں گے۔

7. جنت اور دوزخ:

جنت اللہ تعالیٰ کا انعام ہے جو ایمان داروں اور نیک عمل کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ دوزخ ان لوگوں کے لیے ہے جنہوں نے کفر، ظلم، اور گناہ کا راستہ اختیار کیا۔

عقیدہ آخرت کی اہمیت:

1. اخلاقی اصلاح:

آخرت پر ایمان انسان کے اخلاق و کردار کو سنوارتا ہے۔ جب انسان کو یقین ہوتا ہے کہ ایک دن اسے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے، تو وہ جھوٹ، دھوکہ، ظلم، اور بدکاری سے بچتا ہے۔ وہ نیکی، انصاف، اور ایمانداری کا راستہ اپناتا ہے۔

2. **زندگی کا مقصد متعین کرتا ہے:**

آخرت پر ایمان رکھنے والا انسان جانتا ہے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے، اصل زندگی آخرت میں ہے۔ اس لیے وہ دنیاوی لذتوں کے پیچھے اندھا دھند نہیں بھاگتا بلکہ اپنی زندگی کو اللہ کی خوشنودی کے مطابق ڈھالتا ہے۔

3. **عدل و انصاف کا تصور:**

دنیا میں بعض اوقات ظالم بچ نکلتے ہیں اور مظلوم کو انصاف نہیں ملتا، لیکن آخرت پر ایمان انسان کو یقین دلاتا ہے کہ ایک دن سب کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ یہ عقیدہ عدلِ الٰہی کا مظہر ہے۔

4. **صبر اور امید کا باعث:**

آخرت پر ایمان رکھنے والا انسان مصیبتوں اور مشکلات میں صبر کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کے صبر کا اجر اللہ تعالیٰ آخرت میں دے

گا۔ وہ ناامیدی اور مایوسی کا شکار نہیں ہوتا۔

5. انسانی معاشرے کی اصلاح:

جب معاشرے کے افراد آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تو وہ خود بخود معاشرتی انصاف، امن، اور محبت کو فروغ دیتے ہیں۔ وہ دوسروں کے حقوق کا احترام کرتے ہیں اور بدعنوانی، جھوٹ، اور ظلم سے دور رہتے ہیں۔

6. ایمان کی تکمیل:

اگر کوئی شخص توحید اور رسالت پر ایمان رکھے لیکن آخرت کا انکار کرے تو اس کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، وہ گمراہ ہیں" (النحل: 22)۔

7. انسانی روح کی تسکین:

آخرت پر ایمان انسان کے دل کو سکون دیتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر دنیا

میں اسے انصاف نہیں ملا، تو اللہ تعالیٰ آخرت میں ضرور انصاف کرے گا۔

8. **نیکی کے جذبے کو مضبوط کرتا ہے:**

آخرت پر ایمان نیکی کے جذبے کو بڑھاتا ہے۔ انسان صدقہ دیتا ہے، نماز پڑھتا ہے، روزہ رکھتا ہے، اور لوگوں کی مدد کرتا ہے تاکہ آخرت میں کامیابی حاصل کر سکے۔

9. **معاشرتی نظم و ضبط:**

جب افراد آخرت کے حساب کتاب پر یقین رکھتے ہیں، تو وہ قانون کی پابندی کرتے ہیں، دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں، اور اجتماعی نظم قائم ہوتا ہے۔

10. **دنیا اور آخرت کا توازن:**

اسلام یہ نہیں کہتا کہ دنیا کو چھوڑ دو، بلکہ یہ کہتا ہے کہ دنیا میں رہو

مگر آخرت کو مقصد بناؤ۔ قرآن میں فرمایا گیا ہے: "اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھولو، اور احسان کرو جیسے اللہ نے تم پر احسان کیا" (القصص: 77)۔

نتیجہ:

عقیدہ آخرت انسان کی زندگی کا روحانی مرکز ہے۔ یہ عقیدہ انسان کو نیکی کی راہ پر چلاتا ہے، برائی سے روکتا ہے، اور اسے زندگی کے حقیقی مقصد سے روشناس کراتا ہے۔ ایمانِ آخرت کا یقین انسان کے کردار کو مضبوط، دل کو مطمئن، اور عمل کو صالح بناتا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں آخرت کا تصور زندہ ہو، وہاں عدل، امن، محبت، اور انصاف قائم رہتا ہے۔ لہٰذا، ایمان بالآخرت نہ صرف فرد بلکہ پورے معاشرے کی فلاح و بہبود کے لیے ضروری ہے۔

سوال نمبر 5: کتابوں پر ایمان کی وضاحت کرتے ہوئے قرآنِ حکیم کی خصوصیات پر نوٹ لکھیں

اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ **ایمان بالکتب** یعنی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانا ہے۔ یہ ایمان اس حقیقت پر یقین رکھنے کا نام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لیے مختلف زمانوں میں انبیاء کرام پر آسمانی کتابیں نازل فرمائیں تاکہ انسان صحیح راستے پر چل سکے اور نیکی و بدی، حق و باطل میں تمیز پیدا کر سکے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے رسول پر، اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی، اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے نازل کی گئیں" (النساء: 136)۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ساتھ ساتھ، اُس کی تمام نازل کردہ کتابوں پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے۔

کتابوں پر ایمان کا مفہوم:

کتابوں پر ایمان رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے مختلف ادوار میں مختلف انبیاء کرام پر آسمانی کتابیں نازل کیں، اور ان میں سے آخری اور مکمل کتاب قرآنِ مجید ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ یہ ایمان رکھنا فرض ہے کہ تمام آسمانی کتابیں حق تھیں اور ان میں اللہ کا کلام موجود تھا، اگرچہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سابقہ کتابوں میں تحریف ہو چکی ہے۔

اللہ کی نازل کردہ اہم کتابیں:

1. **صحف (صحیفے):**

یہ ابتدائی آسمانی ہدایات تھیں جو حضرت آدم علیہ السلام، حضرت شیث علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئیں۔ ان صحیفوں میں بنیادی اخلاقی اور روحانی اصول بیان کیے گئے۔ قرآنِ مجید میں ذکر ہے: "یہ صحیفے ابراہیم اور موسیٰ کے ہیں"

(الاعلیٰ: *18-19*)۔

2. تورات:

تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ یہ بنی اسرائیل کے لیے شریعت اور ہدایت کی کتاب تھی۔ قرآن میں فرمایا گیا: "بے شک ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور روشنی تھی" (المائدہ: *44*)۔

3. زبور:

یہ کتاب حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ اس میں دعائیں، نصیحتیں، اور اخلاقی تعلیمات تھیں۔ قرآن کہتا ہے: "اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی" (النساء: *163*)۔

4. انجیل:

انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ یہ بھی ہدایت اور روشنی کی کتاب تھی، مگر بعد میں اس میں تحریف کر دی گئی۔ قرآن میں ہے:

"اور ہم نے ان کے بعد عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا تھا، اور ہم نے اسے انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور روشنی تھی" (المائدہ: 46)۔

5. **قرآنِ مجید:**

یہ اللہ تعالیٰ کی آخری اور کامل کتاب ہے جو تمام پچھلی کتابوں کی تصدیق اور تکمیل کے لیے نازل کی گئی۔ یہ کتاب تمام انسانوں کے لیے ہدایت ہے۔

قرآنِ مجید کی خصوصیات:

قرآنِ حکیم تمام آسمانی کتابوں میں ممتاز اور کامل ترین کتاب ہے۔ اس کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. **اللہ کی آخری کتاب:**

قرآنِ مجید وہ آخری وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ پر

نازل فرمائی۔ اس کے بعد کوئی کتاب نازل نہیں ہوگی، کیونکہ قرآن ہر زمانے کے لیے مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

2. **تحریف سے محفوظ:**

سابقہ آسمانی کتابوں میں تحریف ہو چکی، لیکن قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کے خاص وعدے کے تحت ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ اللہ فرماتا ہے:

"بے شک ہم ہی نے یہ ذکر (قرآن) نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں" (الحجر: 9)۔

3. **عالمگیر ہدایت:**

قرآن صرف عربوں یا کسی خاص قوم کے لیے نہیں، بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ قرآن کہتا ہے: "یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے متقیوں کے لیے" (البقرہ: 2)۔

4. تمام پچھلی کتابوں کی تصدیق:

قرآن مجید نے سابقہ کتابوں کی حقانیت کی تصدیق کی اور ان میں جو باتیں بگڑ گئیں، انہیں درست کیا۔ قرآن میں فرمایا گیا: "اور ہم نے تم پر حق کے ساتھ کتاب نازل کی جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان پر نگران ہے" (المائدہ: 48)۔

5. جامعیت:

قرآنِ حکیم ایک جامع کتاب ہے جو عقائد، عبادات، اخلاقیات، معاشرت، سیاست، معیشت، قانون، اور عدل و انصاف کے تمام اصول فراہم کرتی ہے۔ اس کی تعلیمات زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتی ہیں۔

6. عربی زبان میں نزول:

قرآنِ مجید فصیح و بلیغ عربی زبان میں نازل ہوا۔ اس کی زبان کی خوبصورتی، ادبی حسن، اور معنوی گہرائی انسان کے کلام سے بالاتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ہم نے اسے عربی قرآن بنایا تاکہ تم سمجھ سکو" (الزخرف: 3)۔

7. **غیر متبدل و غیر منسوخ:**

قرآن کا کوئی لفظ، حکم، یا آیت کبھی منسوخ یا تبدیل نہیں ہوگی۔ اس کا پیغام ہمیشہ کے لیے باقی ہے۔

8. **ہدایت اور رحمت:**

قرآن انسانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ یہ انسان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے: "یہ کتاب لوگوں کے لیے ہدایت اور ایمان والوں کے لیے رحمت ہے" (یونس: 57)۔

9. **عقلی و سائنسی دلائل:**

قرآنِ حکیم انسان کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ اس میں کائنات، زمین، آسمان، نباتات، حیوانات، اور انسانی تخلیق سے متعلق حقائق ایسے

بیان کیے گئے ہیں جو سائنسی تحقیق سے ہم آہنگ ہیں۔

10. **اخلاقی تربیت:**

قرآنِ مجید انسان کو بہترین اخلاق سکھاتا ہے۔ یہ سچائی، انصاف، عفو و درگزر، عدل، صبر، شکر، اور محبت جیسے اوصاف کو فروغ دیتا ہے۔

11. **قیامت تک رہنمائی:**

چونکہ قرآن آخری کتاب ہے، اس لیے یہ قیامت تک انسانیت کی رہنمائی کرتا رہے گا۔ اس کے احکامات ہر دور کے حالات کے مطابق قابلِ اطلاق ہیں۔

12. **تبدیلی کی صلاحیت:**

قرآن فرد اور معاشرہ دونوں کو بدلنے کی طاقت رکھتا ہے۔ یہی کتاب تھی جس نے جاہلیت کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی قوم کو دنیا کی بہترین امت

بنا دیا۔

13. **عبادت کا جزو:**

قرآن صرف رہنمائی کی کتاب نہیں بلکہ عبادت کا بھی حصہ ہے۔ اس کی تلاوت نیکی، برکت، اور روحانی سکون کا باعث ہے۔

14. **اعجازِ بیانی:**

قرآن کے الفاظ میں ایک ایسا اعجاز ہے کہ کوئی انسان یا جن اس جیسا کلام نہیں لا سکتا۔ قرآن میں چیلنج دیا گیا: "اگر تمہیں شک ہے کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے نہیں تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ" (البقرہ: 23)۔

15. **انسانی مساوات کا پیغام:**

قرآن انسانوں کے درمیان رنگ، نسل، زبان، یا طبقے کی بنیاد پر امتیاز کو ختم کرتا ہے اور کہتا ہے: "بے شک تم میں سب سے زیادہ عزت والا

وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے" (الحجرات: 13)۔

کتابوں پر ایمان کی اہمیت:

1. یہ ایمان انسان کو اللہ کی ہدایت سے جوڑتا ہے۔

2. انسان کو شریعت اور دین کے اصولوں سے واقف کرتا ہے۔

3. انبیاء کرام کی تعلیمات کو سمجھنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

4. ایمان بالکتب انسان میں عدل، حق پسندی، اور نیکی کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

5. یہ ایمان اللہ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرتا ہے کیونکہ یہ وحی الٰہی پر یقین کی بنیاد ہے۔

نتیجہ:

کتابوں پر ایمان اسلام کا بنیادی جزو ہے، اور ان میں سب سے اعلیٰ و آخری کتاب قرآنِ مجید ہے، جو قیامت تک انسانیت کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ قرآن ایک ایسی زندہ، روشن، اور کامل کتاب ہے جو زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتی ہے۔ اس کی تعلیمات پر عمل کر کے انسان نہ صرف دنیاوی کامیابی حاصل کر سکتا ہے بلکہ آخرت میں بھی سرخرو ہو سکتا ہے۔ لہٰذا، ایمان بالکتب خصوصاً قرآنِ حکیم پر ایمان، ایک مومن کی زندگی کا روحانی مرکز اور عملی رہنمائی کا سب سے مضبوط ذریعہ ہے۔